REGD. No. L5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۳۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۰
بدھ چہارشنبہ
۲۶ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۹/۱۴ ‖ ۲۲ احسان ۱۳۳۹ ہش ‖ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۱۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت نخلہ پہنچ گئے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۰ جون بوقت ساڑھے دس بجے دن

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند کم آئی صبح چھ بجے حضور ربوہ سے روانہ ہو کر ۹ بجے اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیریت سے نخلہ پہنچ گئے راستہ میں گرمی کے باعث کچھ تکلیف ہوئی۔ یہاں آکر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا اللہ تعالےٰ اس سفر کو حضور کی بحالیٔ صحت کا باعث بنائے :: آمین ثم آمین

صدر ڈیگال سے بات چیت کے لئے الجزائری وفد پیرس بھیجنے کے فیصلہ کا خیر مقدم

وفد کی قیادت عبوری حکومت کے سربراہ جناب فرحت عباس کریں گے

کراچی ۲۱ جون۔ الجزائر کے قوم پرور عناصر نے فرانس کے صدر ڈیگال سے بات چیت کرنے کے لئے ایک وفد پیرس بھیجنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کا ہر طرف سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس وفد کی قیادت الجزائر کی عبوری حکومت کے سربراہ جناب فرحت عباس کریں گے۔ یاد رہے صدر ڈیگال نے پچھلے ہفتہ الجزائر کے قوم پرور عناصر کو پیرس آکر لڑائی بند کرنے کے سلسلہ میں بات چیت شروع کرنے کی دعوت دی تھی۔ جسے الجزائر کی عبوری حکومت نے منظور کر لیا ہے، اور جناب فرحت عباس کی قیادت میں وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کراچی کے سرکاری حلقوں نے الجزائر میں جنگ بندی کے لئے حکومت فرانس اور آزاد الجزائری حکومت کی مجوزہ بات چیت کا خیر مقدم کیا ہے۔ ان حلقوں نے کہا ہے کہ پاکستان ہر اس مفاہمت کی حمایت کرے گا۔ جو الجزائری مسلمانوں اور فرانس دونوں کے لئے منصفانہ ہو۔ ان حلقوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ حکومت فرانس کا الجزائر کی عبوری حکومت کو بات چیت کی دعوت دینا اس امر پر دال ہے کہ حکومت فرانس نے آزاد الجزائری حکومت کو الجزائری عوام کا نمائندہ تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس امر کو مان لیا ہے۔ کہ آزاد الجزائری حکومت ہی الجزائری عوام کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ ان حلقوں نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ اس بات چیت کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ الجزائر میں لڑائی بند ہو جائے گی۔ اور وہاں کے باشندوں کو حق خود ارادیت مل جائے گا۔ ادھر تونس کے صدر جناب حبیب بورقیبہ نے بھی عبوری حکومت کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے لیکن انہوں نے ساتھ ہی اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ ابھی اس بارے میں بہت سے امور وضاحت طلب ہیں یہ بات ابھی صاف نہیں ہوئی ہے کہ بات چیت کا دائرہ کس حد تک وسیع ہوگا انہوں نے کہا ہے تاہم یہ امر خوشی کا موجب کہ اس بارے میں صدر ڈیگال نے خود پہل کر کے قوم پرستوں کو اپنا وفد پیرس بھیجنے کی دعوت دی ہے ظاہر ہے

(باقی دیکھیں ۔۸ پر)

آج دوسرے پنجسالہ منصوبے کی آخری منظوری دیدی جائیگی

مری میں پاکستان کی اقتصادی کونسل کا اجلاس شروع ہوگیا

مری ۲۱ جون کل صبح مری میں پاکستان کی اقتصادی کونسل کا دو روزہ اجلاس صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں انیس ارب روپے کے دوسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے کی آخری منظوری دی جائے گی۔ کل کونسل کے دو اجلاس منعقد ہوئے اور بطور مجموعی منصوبے پر سات گھنٹے تک غور و خوض جاری رہا۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے کی غرض و غایت یہ ہے کہ ۱۹۶۵ء کے آخر تک قومی آمدنی میں دس فیصد اضافہ کر دیا جائے۔ اس منصوبہ پر یکم جولائی سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ اس منصوبے کی کامیابی کا انحصار اس امر پر ہے کہ پاکستان کم از کم آٹھ ارب روپے کے زر مبادلہ کا انتظام کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ وہ منصوبے کو کامیاب بنانے کے لئے غیر ملکی امداد اور قرضوں کے حصول کی زبردست کوشش کرے گا۔

صدر آئزن ہاور ہوائی پہنچ گئے

ہونو لولو۔ ۲۱ جون۔ صدر آئزن ہاور کل جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیئول سے ہوائی کے دارالحکومت ہونو لولو پہنچ گئے ہوائی میں قیام ان کے دورہ مشرق بعید کے آخری مرحلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں مختصر قیام کے بعد وہ واشنگٹن واپس روانہ ہو جائیں گے۔

امیر مقامی

ربوہ ۲۱ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نخلہ تشریف لے گئے ہیں حضور نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ان دنوں ناساز ہے احباب خاص توجہ اور التزام سے شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

انصار اللہ کا امتحان سہ ماہی دوم

یہ امتحان ربوہ میں ۲۴/۶ بروز جمعہ اور بیرونی مجالس میں ۲۶/۶ کو بروز اتوار ہوگا۔ پرچہ جات زعما مجالس کو بھیجے جا رہے ہیں۔ سب خواندہ اراکین سے توقع ہے کہ وہ شامل امتحان ہونے کی سعادت حاصل کریں گے۔ نصاب نصف پارہ سورۃ آل عمران سے پارہ سوم کے آخر تک ہے۔ صرف ترجمہ پوچھا جا رہا ہے جو زبانی لکھنا لازم ہے۔ دیکھ کر نقل کرنا مقصود نہیں۔

(قائد تعلیم)

۲ کے دوران امید ظاہر کی تھی کہ آئندہ دو ۔ ۔ سے دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

بھارتی صدر ماسکو پہنچ گئے

ماسکو ۲۱ جون۔ بھارتی صدر راجندر پرشاد روس کے پندرہ روزہ دورے پر کل شام ماسکو پہنچ گئے صدر راجندر پرشاد نے روانگی سے قبل دہلی میں پالم کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت یونس علیہ السلام

ایک دوست نے سوال کیا کہ قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق ایک جگہ تو آتا ہے۔ فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الیٰ یوم یبعثون (صافات ع۵) یعنی اگر وہ تسبیح کرنیوالوں میں سے نہ ہوتا۔ تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت کے دن تک پڑا رہتا۔ اور دوسری جگہ آتا ہے۔ لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وھو مذموم (قلم رکوع ۲) کہ اگر اس کے رب کی نعمت۔ اس کی تکلیف کا تدارک نہ کرتی۔ تو اسے ایک کھلے میدان میں پھینک دیا جاتا۔ اور وہ مذموم ہوتا یہ دونوں آیتیں بظاہر آپس میں اختلاف رکھتی ہیں۔ ان کا کیا حل ہے

حضور نے فرمایا۔ ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں پہلی آیت میں صرف جسمانی اذیت کا ذکر ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل نہ ہوتا تو وہ مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔ اور ان کی جان نہ بچتی۔ اور دوسری آیت میں روحانی اذیت کا ذکر ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل ان کے شامل حال نہ ہوتا۔ تو وہ دنیا کے لعن طعن کا تختہ مشق بن جاتے اور مخالفین انہیں مذموم قرار دیتے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کو بڑی عزت دی۔ ان کی قوم نے ان کا شاندار استقبال کیا اور وہ بڑی گرمجوشی سے ان پر ایمان لے آئی۔ اور اسی طرح خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت کے وہ مورد بن گئے۔

نوجوانوں سے ایک سوال

فرمودہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۴ء

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی مجلس میں بعض سوال پوچھا کرتے تھے۔ آج میں بھی نوجوانوں سے ایک سوال پوچھتا ہوں۔ مسلم میں روایت آتی ہے کہ

عن ابی سعید الخدری

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوٰۃ فلم یدرکم صلّی ثلاثاً ام اربعاً فلیطرح الشک ولیبن علیٰ ما استیقن

(مسلم باب السھو)

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز میں کسی کو شک پڑ جائے کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ شک کو چھوڑ دے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ حالانکہ سوال تو یہی تھا کہ اسے شک پڑ گیا ہے۔ جب شک پڑ گیا ہے تو اسے چھوڑے کس طرح؟ پہلے میں سکول اور کالج کے طلباء سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں اس کا کیا مطلب ہے؟

جب سکول اور کالج کے طلباء میں سے کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ تو حضور نے فرمایا اب جامعہ کے طلباء اس کا مطلب بتائیں۔ اس پر جامعہ کے ایک طالب علم نے عرض کیا۔ کہ اگر شک پڑ جائے۔ کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں۔ یا چار۔ تو اگر چار کے متعلق شک ہو اور تین یقینی ہوں۔ تو وہ تین پر بنیاد رکھے اور شک یعنی چار کا خیال چھوڑ دے۔

حضور نے فرمایا:۔

یہ مطلب تو درست ہے۔ لیکن کیا کسی حدیث سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس کا جواب جب کسی طالب علم نے نہ دیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ اس بارہ میں حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث مسند احمد بن حنبلؒ میں آتی ہے۔ جو اس سوال کو حل کر دیتی ہے

حدیث کے الفاظ یہ ہیں

عن ابن عباس انہ قال لہ عمر یا غلام ھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او من احد من اصحابہ اذا شک الرجل فی صلاتہ ماذا یصنع قال فبینا ھو کذالک اذا اقبل عبد الرحمن بن عوف فقال فیم انتما فقال عمر سالت ھذا الغلام ھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او احد من اصحابہ اذا شک الرجل فی صلاتہ ماذا یصنع فقال عبد الرحمان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا شک احدکم فی صلاتہ فلم یدرأ واحدۃً صلی ام ثنتین فلیجعلھا واحدۃً واذا لم یدر ثنتین صلی ام ثلاثاً فلیجعلھا ثنتین واذا لم یدرأ ثلاثاً صلی ام اربعاً فلیجعلھا ثلاثاً۔ ثم یسجد اذا فرغ من صلاتہ وھو جالس قبل ان یسلم سجدتین۔

(مسند احمد بن حنبل صفحہ ۱۹۰ جلد اول)

یعنی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان سے جبکہ ابھی لڑکے ہی تھے پوچھا کیا تم نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کسی اور صحابی سے سنی ہے۔ جب کسی کو نماز میں شک پڑ جائے تو وہ کیا کرے۔ وہ یہ بات کر ہی رہے تھے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ آ گئے۔ اور انہوں نے کہا آپ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے میں اس لڑکے سے یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا تم نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کسی اور صحابی سے سنی ہے کہ جب نماز میں شک پیدا ہو جائے تو انسان کیا کرے۔ حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پیدا ہو جائے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔ تو ایک پر بنیاد رکھے۔ اور اگر یہ شک پیدا ہو جائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین۔ تو دو پر بنیاد رکھے اور اگر یہ شک پیدا ہو جائے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنیاد رکھے۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہو۔ تو سلام سے قبل دو سجدے کرے پس پہلی حدیث کے وہی معنی ہیں جو اس دوسری حدیث سے ثابت ہیں۔

فرمودہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء

بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:۔ میں بیماری کی وجہ سے کچھ دن بیٹھ نہیں سکا۔ اب بھی تکلیف باقی ہے۔ مگر خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ میں جب آخری دن یہاں بیٹھا تھا۔ اس دن یا اس دن سے ایک دن پہلے میں نے

نماز میں شک پیدا ہونے کے متعلق ایک بات

کہی تھی۔ اس کے متعلق بعض دوستوں نے مجھے ایک امر کی طرف توجہ دلائی ہے اس کو میں ابھی تک نہیں سمجھ سکا۔ کہ آیا میں ان کی بات نہیں سمجھا۔ یا وہ میری بات نہیں سمجھ سکے۔ بہرحال میں اس دن والی بات کی پھر وضاحت کر دیتا ہوں۔ مجھے شبہ ہے کہ ایک مشترک المعنی لفظ کی وجہ سے دوستوں کو غلطی لگی ہے۔ اور وہ میری بات کو پورے طور پر نہیں سمجھ سکے

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے

کہ نماز میں شک پیدا ہونے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ۱۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ انسان غلطی کرنے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہو کہ اس نے غلطی نہیں کی۔ مثلاً اس نے دو کی بجائے تین رکعتیں پڑھی ہوں مگر اس کو یقین ہو کہ اس نے دو ہی پڑھی ہیں یا چار کی بجائے تین رکعتیں پڑھ کر ہی اس نے سلام پھیر دیا ہو۔ مگر اس کو یقین ہو کہ اس نے چار ہی پڑھی ہیں۔ ایسی صورت میں خواہ اس نے کم رکعات پڑھی ہوں یا زیادہ چونکہ یہ غلطی اس کے علم سے باہر ہوتی ہے اس لئے یہ بھول چوک معاف ہوتی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھالے۔ تو بھول اسے معاف ہوتی ہے اور اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح نماز کے بعد جو شخص اس یقین سے اٹھتا ہے کہ جس طرح شریعت کا حکم تھا اس طرح میں نے نماز ادا کر دی ہے۔ اگر دو رکعتوں کا حکم تھا تو میں نے دو ہی پڑھی ہیں۔ اگر تین رکعتوں کا حکم تھا تو میں نے تین ہی پڑھی ہیں اور اگر چار رکعتوں کا حکم تھا۔ تو میں نے چار ہی پڑھی ہیں۔ تو خواہ اس نے کوئی غلطی ہی کی ہو تب بھی اگر وہ نماز پوری نہیں کرتا یا سجدہ سہو نہیں کرتا۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسے اپنی غلطی کا علم ہی نہیں۔ بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ میں نے کوئی غلطی نہیں کی (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اسے یقین ہو گیا ہے کہ میں نے چار رکعتیں نہیں پڑھیں بلکہ تین پڑھی ہیں یا تین نہیں پڑھیں بلکہ دو پڑھی ہیں۔ تو ایسی صورت میں یہ حکم ہے کہ رکعتوں کے لحاظ سے جتنی کمی وہ سمجھتا ہے اسکو پورا کرے

سجدہ سہو کیسے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اسکو یقین ہو کہ میں نے چار رکعتیں نہیں پڑھیں بلکہ پانچ پڑھی ہیں۔ تو اس صورت میں چونکہ زائد رکعت کو وہ واپس نہیں لے سکتا۔ اس لئے اس کے لئے صرف یہ حکم ہے کہ وہ سجدہ سہو کرے۔ گویا اگر اس کو یقین ہو کہ میں نے کم رکعتیں پڑھی ہیں تو جتنی کمی وہ سمجھتا ہو اس کو پورا کرے اور سجدہ سہو کرے۔ اور اگر اس کو یہ یقین ہو کہ میں نے زیادہ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو زیادہ رکعات کو چونکہ وہ واپس نہیں لے سکتا۔ اس لئے وہ صرف سجدۂ سہو کرے۔

(۴) چوتھی صورت یہ ہے

کہ اس کو یہ شک پیدا ہو گیا ہے کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو پڑھی ہیں یا یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین پڑھی ہیں یا یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں۔ تو اس صورت کے متعلق میں نے حضرت عباسؓ کی ایک حدیث سنائی تھی کہ ایسی صورت میں وہ یقین پر عمل کرے یعنی اگر یہ شک پیدا ہو گیا ہے کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو پڑھی ہیں تو ایک کو یقین سمجھے اور اس پر بنیاد رکھے۔ اور دو کا خیال جانے دے کیونکہ اگر دو پر بنیاد رکھے گا تو ممکن ہے اس نے دو نہ پڑھی ہوں بلکہ ایک ہی پڑھی ہو۔ پس دو پر بنیاد رکھنے میں اس کی نماز میں کمی رہ جائے گی۔ لیکن اگر وہ ایک پر بنیاد رکھے گا۔ تو اسے یہ یقین ہو جائے گا کہ میں نے کمی نہیں کی۔ جو حدیث میں نے اس روز بیان کی تھی، اس کے آخر میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ ثم یسجد اذا فرغ من صلاتہ وھو جالس قبل ان یسلم سجدتین جب وہ نماز سے فارغ ہو تو

سلام سے پہلے دو سجدے

کرے۔ یعنی اس صورت میں جبکہ یہ شبہ پیدا ہو گیا ہو کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو پڑھی ہیں، تو ایک کو یقین سمجھ لے اور دو کو جانے دے۔ اور جب یہ شک پیدا ہو جائے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو دو کو یقین سمجھ لے اور تین کو جانے دے۔ اور جب یہ شک پیدا ہو جائے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو تین کو یقین سمجھ لے اور چار کا خیال جانے دے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ

سجدۂ سہو

سے آزاد ہو گیا ہے۔ سجدۂ سہو کا سبب بہ ملل کرنا پڑے گا کیونکہ اسے یہ تو یقین ہو گیا ہے کہ اس نے کم رکعتیں نہیں پڑھیں۔ مگر یہ تو ضروری نہیں کہ اس نے زیادہ بھی نہ پڑھی ہوں۔ اور سجدہ سہو جس طرح نماز میں کمی کرنے پر ہے۔ اسی طرح زیادتی پر ہے۔ یہ تو نہیں کہ ایک شخص چار کی بجائے پانچ رکعتیں پڑھ لے اور کہے الحمدللہ میں نے ایک رکعت زیادہ پڑھ لی ہے۔ بلکہ اصل سوال تو

شریعت کے حکم کی اتباع

کا ہے۔ اگر شریعت کے حکم پر کوئی شخص زیادتی کرتا ہے۔ تو وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس لئے اسے چاہیئے کہ وہ اس غلطی پر معافی مانگے اور سجدہ سہو کرے۔ پس کمی کی صورت میں تو شریعت کا یہ حکم ہے کہ جتنی وہ کمی سمجھتا ہو اس کو پورا کرے۔ اور سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔ اور زیادتی کی صورت میں چونکہ وہ اس زیادتی کو واپس نہیں لے سکتا۔ اس کے لئے

یہی حکم ہے

کہ وہ خالی دو سجدے کر دے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر نماز میں شبہ پیدا ہو جائے کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو پڑھی ہیں۔ یا یہ شبہ پیدا ہو جائے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین پڑھی ہیں یا یہ شبہ پیدا ہو جائے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں۔ تو وہ شک کو چھوڑ دے اور یقین پر عمل کرے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ایک یا دو میں

شبہ پیدا ہونے کی صورت میں

ایک تو یقینی طور پر اس نے پڑھی ہے۔ اور دو اور تین میں شبہ پیدا ہونے کی صورت میں دو رکعتیں اس نے یقینی طور پر پڑھی ہیں۔ یہ تین اور چار میں شبہ پیدا ہونے کی صورت میں تین رکعتیں اس نے یقینی طور پر پڑھی ہیں۔ پس وہ یقینی رکعتوں پر بنیاد رکھے۔ اور پھر باقی کمی کو پورا کرے میرا خیال ہے اس دن میں نے جو یہ بیان کیا تھا کہ وہ یقین پر عمل کرے اور شکوک کو چھوڑ دے۔ اس سے یہ سمجھ گیا ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ حالانکہ میں نے یہ نہیں کہا تھا اس دن جو حدیث میں نے بیان کی تھی۔ اس کے آخر میں صاف طور پر یہ الفاظ موجود ہیں کہ ثم یسجد اذا فرغ من صلاتہ وھو جالس قبل ان یسلم سجدتین یعنی جب وہ نماز سے فارغ ہو تو سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے۔ کیونکہ جس یقین پر اس نے عمل کیا ہے وہ محض

اصطلاحی یقین

ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اس نے کمی نہیں کی۔ ورنہ اس رنگ میں شبہ پھر بھی قائم رہتا ہے۔ کہ ممکن ہے اس نے دو کی بجائے تین رکعتیں پڑھی ہوں یا چار کی بجائے پانچ رکعتیں پڑھی ہوں۔ اور زیادہ پڑھنے پر بھی اسی طرح سجدہ سہو ہے جس طرح کم پڑھنے پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس یقین کے لفظ سے بعض دوستوں کو یہ غلطی لگی ہے کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ جب یقین پیدا ہو جائے تو یقین پر سجدہ سہو نہیں۔ حالانکہ یہ یقین محض اصطلاحی ہے۔ جس کے صرف یہ معنے ہیں کہ اس نے کمی نہیں کی۔ ورنہ زیادتی کا شبہ تو پھر بھی قائم ہے۔ اور جس یقین پر سجدہ سہو نہیں وہ

یقین حقیقی ہے

میں خود ایک دن نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے یہ شبہ پیدا ہو گیا کہ میں نے درمیانی تشہد چھوڑ دیا ہے۔ اس شبہ کی وجہ سے قریب تھا کہ میں سجدہ سہو کروں کہ یکدم مجھے یاد آ گیا کہ میں تشہد میں بیٹھا تھا۔ اور اس وقت کسی نے آواز دی تھی۔ اسی طرح گذشتہ رات کا واقعہ ہے میری طبیعت خراب تھی۔ میں نے مغرب اور عشاء دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لیں۔ رات کو جب میں سونے لگا تو مجھے شبہ پیدا ہوا کہ میں نے عشاء کی نماز نہیں پڑھی۔ میں گھبرا کر اٹھا تاکہ نماز پڑھوں کہ یکدم مجھے یاد آ گیا۔ کہ فلاں وقت تھا اور فلاں بات ہو رہی تھی۔ جب میں نے نماز پڑھی تھی۔ اور مجھے قطعی یقین ہو گیا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے۔ غرض پہلے شبہ پیدا ہوا لیکن حالات نے ایسے یقینی ثبوت بہم پہنچا دیئے۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے نماز پڑھ لی تھی۔ اسی طرح بعض دفعہ ایک انسان کو یہ شبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ میں نے نماز پڑھی ہے یا نہیں پڑھی۔ لیکن پھر اس کو یقینی طور پر یاد آ جاتا ہے کہ میں نے پڑھ لی تھی۔ پس گو سہو تو اس کو بھی ہوا۔ مگر یقین نے اس کے سہو کا ازالہ کر دیا اگر اسی قسم کا قطعی یقین اسے رکعتوں کے متعلق بھی ہو جائے۔ تو اس کے متعلق

میری تحقیق یہی ہے

کہ اس پر سجدہ سہو نہیں۔ لیکن حدیث میں جس یقین کا ذکر ہے۔ وہ محض اصطلاحی یقین ہے۔ جس کے صرف یہ معنے ہیں کہ اس کی نماز میں کمی نہیں رہی۔ یہ مطلب نہیں کہ زیادتی کا بھی امکان نہیں۔ اس لئے ایسی صورت میں وہ سجدہ سہو سے آزاد نہیں۔ بلکہ سجدہ سہو اس کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ ایسی صورت کے متعلق نص موجود ہے۔ اور حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ ثم یسجد اذا فرغ من صلاتہ وھو جالس قبل ان یسلم سجدتین کہ ایک یا دو رکعتوں میں شک پیدا ہونے کی صورت میں وہ بنیاد تو ایک پر رکھے۔ اور اسے یقینی سمجھے یا دو یا تین رکعتوں میں شک پیدا ہونے کی صورت میں بنیاد تو دو پر رکھے۔ اور اسے یقینی سمجھے۔ یا تین اور چار رکعتوں میں شک پیدا ہونے کی صورت میں وہ بنیاد تو تین پر رکھے۔ اور اسے یقینی سمجھے مگر یہ یقین چونکہ محض اصطلاحی ہے قطعی یقین نہیں۔ اور یہ امکان ہے کہ شائد اس نے زیادہ رکعتیں پڑھی ہوں۔ اس لئے سلام سے پہلے وہ سجدہ سہو کرے۔ پس اس حدیث کی موجودگی میں سجدۂ سہو سے انکار کسی صورت میں نہیں ہو سکتا۔

خود عالم بننے کی کوشش کرو

ایک دوست جو میانی ناؤں ضلع سیالکوٹ کے تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضور ہمارے ہاں کوئی عالم نہیں جو ہمیں مسائل وغیرہ سکھائے اور تبلیغ کرے ہمارے گاؤں کے لئے کوئی عالم مہیا فرمایا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

آپ لوگ خود عالم بنیں کچھ لڑکے یہاں بھیجدیں جو یہاں آ کر

دینی تعلیم

حاصل کریں۔ آپ جانتے ہیں۔ اس وقت ہمارے پاس صرف چالیس پچاس مبلغ ہیں اور گاؤں لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ بتایئے ہم اتنے مبلغ کہاں سے لائیں۔ ہماری مثال تو احد کے شہیدوں کی سی ہے کہ ان کے کفن کے لئے پورا کپڑا نہیں ملتا تھا۔ سر کی طرف چادر کرتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ اور پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ آخر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ یہی صورت ہماری ہے کہ ہمارے پاس کام بہت زیادہ ہے اور مبلغ کم ہیں۔ پس آپ اپنے گاؤں سے کچھ نوجوان یہاں بھیج دیں ہم ان کو سال ڈیڑھ سال تک تعلیم دلائیں گے اور موٹے موٹے مسائل سکھا کر واپس بھیج دیں گے۔ اس دوست نے عرض کیا کہ حضور ہمارے گاؤں میں کوئی شخص بھی پڑھا ہوا نہیں جو ہمیں اخبار سے خطبہ ہی پڑھ کر سنا دے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ ٹھیک ہے میں آپ کی مشکل کا انکار نہیں کرتا لیکن جس طرح میں آپ کی مشکل کو سمجھتا ہوں آپ بھی میری مشکل کو سمجھیں کہ اتنے مبلغ آئیں کہاں سے۔

حدیث میں آتا ہے

کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور ہمارے ہاں کوئی شخص نہیں جو ہماری امامت کرے۔ آپ نے فرمایا کوئی قرآن شریف پڑھا ہوا ہے انہوں نے عرض کیا حضور ایک آٹھ دس سال کا لڑکا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اسی کو نماز میں اپنا امام بنا لیا کرو۔ چنانچہ انہوں نے اسے اپنا امام بنا لیا اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ وہ چھوٹا لڑکا تھا جس کے پاس پہننے کے لئے تہ بند بھی نہیں تھا۔ جب وہ سجدہ میں جاتا تو بعض دفعہ ننگا ہو جاتا اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں عورتیں بھی تھیں۔ انہوں نے ایک دن شور مچا دیا کہ امام صاحب جب سجدہ میں جاتے ہیں تو ننگے ہو جاتے ہیں اس پر ان لوگوں نے چندہ اکٹھا کر کے اس کے لئے تہ بند بنوا دیا۔ جب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

ایک چھوٹے لڑکے کو بھی امام بنا لیا گیا تھا تو کیا آپ کے گاؤں میں ایسے لڑکے نہیں۔ جنہیں آپ یہاں بھیجیں اور ہم ان کو تعلیم دلا کر اور ضروری ضروری مسائل سکھا کر واپس بھجوا دیں اور وہ اپنے گاؤں میں جا کر کام کریں آپ کو یہ شکایت ہو سکتی ہے کہ ہمارے پاس خرچ نہیں یا ہم بچوں کے لئے معلم مہیا نہیں کر سکتے سو

اسکی ذمہ داری ہم لیتے ہیں

یہ ان کی تعلیم کا خرچ بھی ہم دیں گے اور ان کے لئے معلم بھی ہم مہیا کریں گے۔

فرمایا ہمارے مبلغین کا بھی فرض ہے کہ جب وہ باہر جائیں تو وہ لوگوں کو تحریک کیا کریں کہ وہ اپنے لڑکوں کو مرکز سلسلہ میں تعلیم کے لئے بھیجا کریں۔ جو کچھ عرصہ تک یہاں رہ کر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جا کر اپنے اپنے ہاں تبلیغ کا کام کریں۔ آخر ہم اتنے مبلغ کہاں سے لائیں جو ہر جگہ مقرر کئے جا سکیں اور پھر جس کو ہم مبلغ سمجھتے ہیں اس قسم کے مبلغ ہر جگہ کے لئے مہیا کرنا عقلاً محال ہے کیونکہ جس کا نام ہم مبلغ رکھتے ہیں۔ وہ چودہ پندرہ سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد تیار ہوتے ہیں۔ گویا جتنی دیر ایم اے بننے پر لگتی ہے۔ اتنی دیر ہی مبلغ بننے پر لگتی ہے اب اگر ہم ہر ایک گاؤں کے لئے ایک ایک مبلغ مہیا کریں تو

اس کے معنے یہ ہیں

کہ ہر گاؤں کے لئے ایک ایک ایم۔ اے مہیا کریں۔ اس وقت ہندوستان میں اندازاً آٹھ لاکھ گاؤں ہیں۔ اگر ہم ہر جگہ ایک ایک مبلغ مقرر کریں تو گویا آٹھ لاکھ ایم۔ اے ہونے چاہئیں۔ آٹھ لاکھ ایم اے تو گورنمنٹ بھی مہیا نہیں کر سکتی۔ اور ہماری تو چھوٹی سی غریب جماعت ہے۔ پس اصل طریق یہی ہے جس سے ہم دیہات میں تبلیغ کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ باہر سے دس دس پندرہ پندرہ لڑکوں کے گروپ یہاں آئیں۔ ہم ان کو سال ڈیڑھ سال تک دینی تعلیم دیں گے اور تھوڑی بہت دیسی طب بھی پڑھا دیں گے جس سے وہ اپنا روزگار چلا سکیں۔ دوران تعلیم میں ہم ان کا خرچ برداشت کریں گے اور ان کے لئے معلم بھی مہیا کریں گے جب وہ گروپ تیار ہو کر واپس چلا جائے تو پھر دوسرا گروپ آئے۔ وہ بھی تیار ہو جائے تو پھر تیسرا گروپ آ جائے اصل چیز جس کی دیہات میں ضرورت ہوتی ہے۔ وہ نماز۔ روزہ۔ جنازہ نکاح اور لین دین وغیرہ کے مسائل ہی ہیں

اس قسم کے موٹے موٹے مسائل

ہم ان کو سکھا دیں گے۔ اسکے بعد وہ اپنے گاؤں واپس جا کر کام کر سکیں گے۔ اور بڑے بڑے علماء کو وہاں بھیجنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ سوائے اسکے کہ کسی جگہ کوئی اہم واقعہ ہو تو کسی عالم کو بھجوا دیا باقی تمام ضروریات ان کے ذریعہ ہی پوری ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ دینی تعلیم ہم ان کو دلا دیں گے کہ وہ دیہات میں کام چلا سکیں باقی علم تو ایسی چیز ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔ آج ایک

بات کی تحقیق

کرنے والوں کو بڑا عالم سمجھا جاتا ہے۔ مگر کل ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں جو ان کو جاہل کہنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔ اصل تحقیق یہ ہے جو ہم نے کی ہے۔ پھر اس کے بعد ان کو بھی جاہل کہنے والے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں اور علم کی انتہا کا پتہ نہیں لگتا یہی ثبوت ہے اس بات کا کہ اس دنیا کو پیدا کرنے والا غیر محدود ہے۔ بیماریوں کو ہی لے لو ان کی شکل اور نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ آج ایک دوائی کسی بیماری کے لئے بہت مفید ہے تو کل اسی بیماری کے لئے وہی دوائی کوئی اثر نہیں کرتی۔

پچھلی جنگ کے بعد

بڑی شدت سے انفلوئنزا پھیلا۔ شروع شروع میں ڈاکٹروں کو اس کا علاج سمجھ نہیں آتا تھا۔ آخر بڑی تلاش اور جستجو کے بعد ان کو اس کا علاج پتہ لگا۔ لیکن اب وہی بیماری ہے اور وہی دوائی دی جاتی ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر اب اس کا کوئی اور علاج نکالیں گے تو اگلی دفعہ خدا تعالیٰ اس بیماری کی نوعیت اور رنگ بدل دے گا۔ بوعلی سینا بڑے پایہ کا طبیب گذرا ہے جس نے طبی لحاظ سے اپنے زمانہ میں ساری دنیا پر حکومت کی ہے۔ اس نے ایک دوائی کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے تجربہ کیا ہے کہ یہ دوائی قبض کشا ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہم اس دوائی کو استعمال کرتے ہیں تو اس سے قبض نہیں کھلتی۔ اب ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اتنے بڑے طبیب نے یونہی ایک بات لکھ دی تھی جو اسکے تجربہ میں نہیں آئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب

بیماری کی نوعیت

بدل گئی ہے ——— فرمایا پانچ سات دن کی بات ہے میں علامہ قرطبی کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا اس میں لکھا تھا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین میں جبریہ اور قدریہ دونوں کا رد کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر انسان میں عمل کی طاقت نہیں تو وہ ایاک نعبد کیوں کہتا ہے۔ ایاک نعبد میں تو انسان مانتا ہے کہ اس کے اندر عمل کی قوت ہے۔ اگر اس کے اندر عمل کی قوت ہی نہیں تو ایاک نعبد کہنے کے کیا معنے اور اگر خدا تعالیٰ انسان کے کسی کام میں دخل نہیں دیتا تو پھر ایاک نستعین کہنے کے کیا معنے غرض اس آیت میں جبریہ اور قدریہ دونوں کا رد ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ نکتہ میرے غور کا نتیجہ ہے۔ اور میں نے ہی یہ بات نکالی ہے۔ لیکن وہ کتاب پڑھ کر مجھے تعجب آیا اس میں علامہ قرطبی نے کسی اور کا حوالہ دیا ہے کہ فلاں شخص نے اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ اس میں

جبریہ اور قدریہ کا رد ہے

تو بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ میں نے فلاں بات نکالی ہے اور وہ میری ایجاد ہے مگر پہلے بھی وہ بات موجود ہوتی ہے۔ آجکل سرجری کا بڑا زور ہے اور اسے اس زمانہ کی ایجاد سمجھا جاتا ہے۔ لیکن میں نے ایک دفعہ ایک رسالہ دیکھا۔ اس میں بقراط نے اپریشن کے متعلق لکھا تھا کہ ساٹھ فی صدی کامیابی مجھے

اپریشن کے ذریعہ علاج

کرنے میں ہوتی ہے اور اس نے تفصیلاً اپریشن کے اوزاروں کا بھی ذکر کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم اس زمانہ میں بھی تھا۔

ناظمین انصار اضلاع کا تقرر

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کا تقرر بطور ناظمین ضلع انصار اللہ مرکزیہ منظور فرمایا ہے۔ انکا تقرر ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء تک ہوگا۔ تمام مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم متعلقہ اصحاب سے پوری طرح تعاون فرمادیں۔ بعض اضلاع میں ابھی تک ناظمین کا انتخاب نہیں ہوا۔ ان کے امراء اصحاب سے فوری توجہ کی درخواست ہے۔

(پہلی قسط الفضل نمبر ۲۹ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۱ء میں شائع ہو چکی ہے)

نمبر شمار	اسماء گرامی	نام ضلع
۱	محترم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب	کیمبل پور
۲	محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ	راولپنڈی
۳	محترم مولوی عبدالحکیم صاحب	لاہور

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لطفِ مجالس

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی منقول از بدر قادیان)

فروری ۶۶ء کے اخیر میں چند سربر آوردہ مسلم تاجروں کا ایک وفد مجھ سے ملا۔ اور اس ملاقات کی یہ غرض وغایت بتائی کہ وہ مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کے لئے ایک انجمن بنانا چاہتے ہیں۔ اس میں رہنمائی کی ضرورت ہے۔ مجھ سے بہت دیر تک تسلی بخش گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے ہر طرح تعاون کا وعدہ کیا۔ اور اپنا کتابچہ "تعاون کی پیش کش" "ہدیۃً" دیا۔

انجمن احیاء اسلام مارچ میں مسلمانوں کی ایک مخلوط انجمن قائم ہو گئی۔ اس کا نام رکھا گیا "انجمن احیاء اسلام" اس کے اغراض و مقاصد میں یہ درج کیا گیا کہ مسلمانوں کی دینی۔ معاشی اور تعلیمی تربیت کی جائے۔ بعض اخباروں کے ذریعہ بھی اہالیانِ بمبئی کو اس انجمن اور اس کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا گیا۔

چند ہی دنوں کے بعد اس انجمن کے زیر اہتمام ہفتہ واری تقاریر کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ مجھے بھی اس میں شرکت کی خصوصی دعوت موصول ہوئی۔ میں شریک ہوا۔

اس انجمن کے زیر اہتمام جو دوسری تقریر ہوئی اس کا عنوان تھا۔ "زکوٰۃ" اور مقرر تھے جناب قادری صاحب حسنِ اتفاق کہ اس اجلاس کی صدارت کے لئے میرے نام کی تحریک کی گئی۔

یہ انجمن روشن خیال لوگوں کی ہے حاضرین میں بھی زیادہ تر روشن خیال ہی تھے۔ اسلئے فاضل مقرر نے بھی تقریر میں روشن خیالی کا ثبوت دیا۔ مگر اس روشن خیالی میں مجھے جا بجا تاریکی کے گوشے نظر آئے۔ لطف یہ کہ صدر مجلس میں ہی تھا۔ اگر یہ تاریک گوشے نہ ہوتے تب بھی مجھے کچھ بولنا ہی تھا آخر صدر کے بھی تو کچھ فرائض ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی تقریر صدارت میں پردۂ ظلمت اٹھانے کی کوشش کی۔ اور واقفتہً حجرۂ تقریر کو بقعۂ نور بنانا چاہا۔ اگرچہ اس مسئلہ کا ایک پہلو خالص فقہی ہے اور میں نے کوئی مطالعہ نہیں کیا تھا۔ مگر سامعین کے نزدیک یہ تقریر کامیاب رہی۔

مگر اگلے ہفتہ جب اس انجمن کا اجلاس ہوا تو حسن ظنی دیکھئے کہ اس مرتبہ بھی مجھے ہی صدر مجلس بنایا گیا۔ میں جب کرسی صدارت پر آیا تو دیکھا کہ اس تقریر کا عنوان ہے "اسلام اور سائنس" اور مقرر وہی ہیں۔ جن پر میں پہلے نیش زنی کر چکا تھا۔ اس لئے اب کی صدارتی تقریر کا ارادہ نہیں تھا۔ مگر فاضل مقرر دورانِ تقریر میں روشن خیالی سے آزاد خیالی کی طرف پرواز کر گئے۔

تقریر جب ختم ہوئی تو ہر طرف سے سوالوں کی بارش شروع ہو گئی۔ حتیٰ کہ عورتوں نے بھی پردے سے سوالیہ رقعے بھجوائے۔ اور سوال کچھ ایسے رنگ برنگ کے تھے کہ فاضل مقرر کی آنکھیں بھی چکا چوند ہو گئیں۔

یہ صورتِ حال دیکھ کر میں نے سلسلہ سوالات بند کرنے کا اعلان کیا۔ اور اسلام و سائنس پر میرا جو مطالعہ ہے۔ وہ سامعین کے سامنے پیش کیا۔

اس دن جتنے سوالیہ پرچے آئے تھے واقعی بڑے معلوماتی تھے۔ اور ان سے موجودہ مسلم معاشرے کی ذہنیت پر روشنی پڑتی ہے۔ اسلامی احکام کے سمجھنے میں کتنی نکتہ سنجی سے کام لیا جاتا ہے وہ سارے سوالات تو درج نہیں کر سکتا البتہ ایک تعلیم یافتہ خاتون کا سوال درج کرتا ہوں۔

(۱) انسان فطرتی طور پر صلح پسند ہے یا جنگ جو؟

۲۔ فرشتہ کے قول یسفک الدماء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام میں کیا مطابقت ہے؟

اس کے جواب میں میں نے کہا کہ انسان طبعاً تو صلح پسند ہے۔ مگر ماحول اس کو جنگ جو بنا دیتا ہے اور یہی فرشتے اور فرمان نبوی کے قول کے درمیان مطابقت ہے۔ پھر فارابی وغیرہ کے اقوال اور ان کی توجیہہ پیش کی۔ میرے جواب سے اس خاتون کی تسلی ہو گئی۔

غرض میں نے بھی اس دن دیر تک صدارتی تقریر کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ اسی جگہ حاضرین نے مطالبہ کیا کہ اگلی تقریر میری رکھی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اگلے ہفتہ "ہماری سماجی ذمہ داریاں" کے عنوان پر میری تقریر کا اعلان ہوا اس کے لئے انجمن کی طرف سے ایک اشتہار بھی شائع کیا گیا اور اخبار کے ذریعہ بھی اعلان کیا گیا۔

ہماری سماجی ذمہ داریاں ۲؍اپریل کو میں رود گھیے مارکیٹ گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم پروفیسر نامی صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی نے کی۔

میں نے تقریر میں پیدائش کے وقت سے موت تک انسانی زندگی میں جو موڑ آتے ہیں۔ ان کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر پیش کیا۔ مثلاً یہ کہ بچہ کی پیدائش خدا کی قدرتوں میں سب سے بڑی قدرت کا ظہور ہے۔ سات برس کی عمر میں تاکید نماز کی وجہ اقسام علوم قرآنیہ جن سے طبیعات فلکیات اور الٰہیات کے فنون اخذ ہوتے ہیں۔ عائلی۔ تمدنی اور شہری زندگی ان تمام مسائل پر سیر حاصل بحث کی۔ میں نے تقریر کے بعد سوالات کا وقفہ دیا۔ مگر کسی نے کوئی سوال نہیں کیا البتہ ہر طرف سے اظہار پسندیدگی ہوا۔

محترم صدر نے بھی مختصر الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور میری تقریر پر اظہار پسندیدگی فرمایا۔

۳؍اپریل کو جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ اس کی روئداد "بدر" اور بمبئی کے اخبار "اردو ٹائمز" میں آ چکی ہے۔

سوسائٹی آف سرونٹس آف گاڈ اسی اثناء میں ایک دلچسپ مجلس "سوسائٹی آف سرونٹس آف گاڈ" کے ہیڈ آفس مالابار ہل پر منعقد ہوئی۔ اس دن سوسائٹی کی طرف سے ایک لنگر جاری کیا گیا۔

اس سوسائٹی کے سربراہ ڈاکٹر دین شاہ مہتہ ہیں۔ اس سوسائیٹی کا مقصد یہ ہے "سرمایہ کی مناسب تقسیم کرنا" جس طرح آچاریہ ونوبا بھاوے زمین کی مساوی تقسیم کر رہے ہیں۔ اسی طرح یہ سوسائٹی سرمایہ کی مناسب تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور بہت سے پرچارک۔

اس سوسائٹی کا دوسرا بڑا مقصد چھ بڑے پیغمبروں کی تعلیم کی اشاعت ہے یعنی کرشن۔ رام۔ بدھ۔ موسےٰ۔ عیسےٰ اور محمد صلوٰۃ اللہ علیہم۔

ڈاکٹر دین شاہ مہتا نے مجھ سے پوچھا کہ کیا قرآن میں بھی رام بھوجن یا "فی سبیل اللہ کھانا کھلانے" کا ذکر آتا ہے۔ میں نے اسی وقت قرآن پاک سے جو میرے پاس تھا چند آیات دکھائیں ان میں ڈاکٹر صاحب کو سب سے زیادہ یہ آیت پسند آئی۔ و یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا اور یہ آیت انہوں نے نوٹ کی۔

(باقی)

انصار اللہ ربوہ کا مستحسن اقدام

شعبہ خدمت خلق مجلس انصار اللہ کی طرف سے یہ تحریک ہوئی تھی کہ پبلک مقامات پر ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ شدت گرمی کے باعث جن لوگوں کو پیاس محسوس ہو وہ اس انتظام سے فائدہ اٹھا سکیں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ انصار اللہ ربوہ نے اس تحریک میں سب سے پہلے حصہ لیا ہے۔ ربوہ میں سات مختلف مقامات پر اس کا انتظام ہو گیا ہے۔ مسافر اور ضرورت مند دوست اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو جنہوں نے خیر دے جنہوں نے یہ انتظام کیا ہے۔ ابھی اس انتظام کو اور وسیع کرنے کی کافی گنجائش ہے۔ اس لئے احباب کو توجہ فرمانی چاہیئے۔ بیرونجات میں جہاں جہاں انصار اللہ نے ایسا انتظام کیا ہو وہ بھی مرکز کو اطلاع بھجوا دیں۔ اور جو دوست اس تحریک میں حصہ لے سکتے ہوں وہ ضرور حصہ لیں۔ جزاکم اللہ خیرا فی الدنیا والاخرۃ۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بیوی عرصہ سے خون کی کمی اور دیگر عوارض سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سردار خاں مسلم ٹاؤن لاہور۔

(۲) میرا منجھلا بیٹا ملک منیر احمد خاں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں کوشش کر رہا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ملک فضل کریم خاں از محمد نگر میو روڈ لاہور)

(۳) مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار کو بندش پیشاب کی تکلیف ہے ایک پھوڑا بھی نکل آیا ہے۔ ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار۔ محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)

خدام الاحمدیہ اور تحریک جدید

ہر خادم جو دین کے لئے سچی تڑپ رکھتا ہے وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی پوری طرح سے تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۹ء میں خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں

سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ دوست اپنے بقائے بھی جلد ادا کر دیں گے اور پہلے سے زیادہ وعدہ بھی لکھوائیں گے اور خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید دفتر دوم میں حصہ نہ لیا ہو اور پھر کوئی ایسی رقم نہ رہے جو وصول نہ ہوئی ہو"

نیز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں یہ ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا یا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں"

پس تمام ممبران خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات پیش کر کے درخواست ہے کہ ہر جماعت اپنا جائزہ لے کر فوری کارروائی کرے اور اگر کوئی خادم ایسا ہو جس نے ابھی تک دفتر دوم میں حصہ نہ لیا ہو یا اس کے ذمہ بقایا ہو تو وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

قرارداد تعزیت } تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ اور طلباء کا یہ خصوصی اجلاس کالج کے ایک نوجوان طالبعلم حبیب الرحمن صاحب طاہر ابن مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق کی افسوسناک وفات پر اپنے قلبی حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم ایک لمبی بیماری کے بعد گذشتہ جمعہ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۶۰ء کو ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت شریف۔ محنتی سنجیدہ اور با اخلاق نوجوان تھے۔ نمازوں کی پابندی کرتے تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر کے سرگرم رکن تھے۔ خوش گفتاری اور ملنساری ان کا خاص وصف تھا۔

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ اور طلباء مرحوم کے والد محترم مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق اور دیگر افراد خاندان سے دلی تاسف اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو چادر رحمت میں ڈھانپ لے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(سیکرٹری کالج یونین ربوہ)

پتہ مطلوب ہے } مولوی عبد الرحیم صاحب راٹھور ساکن موضع بالسو تحصیل کولگام کشمیر اگر یہ سطور پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو وہ راقم کو بذریعہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(غلام رسول راٹھور ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول بسوہلی ضلع کٹھوعہ۔ صوبہ جموں۔ جے اینڈ کے بھارت) (BA 50 // 71)

اعلان دار القضاء } مینجر صاحب الفضل نے درخواست دی تھی کہ قریشی محمود احمد سابق ایجنٹ اخبار الفضل کراچی سے مبلغ ۱/۱۴/۲۸ روپے دلائے جائیں۔ مگر قریشی صاحب کا صحیح ایڈریس معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اخبار میں اعلان کرنے کے باوجود پیروی کے لئے نہیں آئے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ ۱۳/۱۳/۱۳۰ مینجر صاحب کو تین ماہ کے اندر یکمشت ادا کریں۔ اس فیصلے کی منسوخی کے لئے وہ ایک ماہ تک درخواست دے سکتے ہیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سیکرٹریان مال متوجہ ہوں

بجٹ فارم برائے سال ۱۹۶۰-۶۱ء شروع ماہ اپریل میں تمام جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں بعض جماعتوں کی طرف سے یہ فارم بعد تکمیل نظارت ہذا میں واپس موصول بھی ہو رہے ہیں۔

جن عہدیداروں نے تا حال بجٹ تشخیص کروا کر فارم ارسال مرکز نہیں کئے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد فارم پر کر کے نظارت بیت المال میں بھجوا دیں نیز جیسا کہ بجٹ فارموں کے ہمراہ ارسال کردہ مطبوعہ چٹھی میں تحریر ہے یہ فارم ہر لحاظ سے مکمل کر کے بھجوائے جائیں اور احباب کی صحیح آمدنیاں درج کی جائیں۔ اور کسی احمدی کا نام بجٹ میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔

اگر یہ فارم کسی جماعت کو نہ پہنچے ہوں۔ تو مقامی عہدیدار نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں تا انہیں دوبارہ بجٹ فارم بھجوائے جا سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چک ۹۶ ع ب صریح ضلع لائلپور میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب صریح۔ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں مورخہ ۱۳ تا ۱۴ ۵/۶ کو مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ کی آمد پر متواتر دو دن تربیتی اجلاس ہوتے رہے ہر دو اجلاس کے علاوہ ہر نماز کے بعد دوستوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح الموعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سنائے جاتے رہے جو موجب ازدیاد ایمان ہوئے۔

(وزیر خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک ۹۶ گ ب صریح ضلع لائلپور)

زعماء کرام انصار اللہ ماہوار رپورٹ کارگذاری بھجوائیں

ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے ماہ مئی ۱۹۶۰ء کی رپورٹ کارگذاری نہیں پہنچی جس کی وجہ سے دینی کاموں کے سلسلہ میں مرکز کو ان کی نیک مساعی کا علم نہیں ہو سکا۔ تمام متعلقہ زعماء کرام سے التماس ہے کہ وہ ازراہ کرم جلد از جلد رپورٹ ماہ مئی بھجوا دیں اور آئندہ ایسا انتظام کریں کہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جایا کرے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

موضع گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۸/۶ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں پہلا اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سید علی احمد صاحب طارق نے کی۔ نظم بشارت احمد صاحب اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے پڑھی۔ افتتاحی تقریر صدر جلسہ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ لائلپور نے فرمائی۔ اس کے بعد مولوی دوست محمد صاحب فاضل مربی سلسلہ نے مدلل و عام فہم تقریر فرمائی۔ پھر بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔

آخر میں سید احمد علی صاحب صدر جلسہ نے حاضرین کو توجہ اور غور سے تقاریر کو سننے اور صحیح نتائج اخذ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مورخہ ۹/۶ کی صبح کو نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبد الغفور صاحب فاضل نے درس قرآن کریم دیا۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے تقریر فرمائی۔ بشارت احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد سید علی احمد طارق ابن سید احمد علی صاحب مربی لائلپور نے آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی پاک تاثیرات پر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر فرمائی۔ پھر بشارت احمد صاحب و ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں صدر جلسہ سید احمد علی صاحب نے مدلل و مفصل تقریر فرمائی اور دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا اچھا انتظام تھا۔ لائل پور وغیرہ سے بھی کافی احباب شامل ہوئے تھے جن کے طعام و قیام کا انتظام کیا گیا۔ آمین

(محمد یعقوب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور)

مرغیوں کی پرورش کے متعلق چند ضروری باتیں

(از محمد استار شاہ پنشنر ڈیٹرنیری اسسٹنٹ سرجن دارالرحمت غربی ربوہ)

اس سے قبل میں نے اخبار الفضل کے ذریعے جو کچھ عرض کیا تھا۔ وہ صرف ربوہ کی کھلی آبادی اور حالات کے پیش نظر تھا۔ میں نے دیسی۔ وزنی کم قیمت مرغیوں کی پرورش کا مشورہ دیا تھا۔ اس کے بعد مختلف مقامات سے مجھے بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ خطوط بھیجنے والے احباب سے عرض ہے کہ بڑے بڑے شہروں اور دیگر مضافات میں پولٹری فارم کھولنے والے احباب محکمہ اینیمل ہسبنڈری مغربی پاکستان کے افسران اور ویٹرنری ہسپتالوں۔ نجی اور سرکاری پولٹری فارموں سے مفید مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔ محکمہ ویٹرنری والے اور دیہات سدھار کے ورکر وغیرہ مفت ٹیکے گاؤں میں جا کر کرتے ہیں۔ اور ہر طرح کی معلومات ان سے آسانی سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ جب کبھی کسی صاحب کو ربوہ آنے کا اتفاق ہو تو جانوروں کے علاج معالجہ اور پرورش کے متعلق جو کچھ مجھ کو آتا ہے۔ عرض خدمت کرنے سے دریغ نہ کروں گا۔ باقی اصل شافی الامراض تو خداوند کریم ہی ہے۔

گورنمنٹ پولٹری فارموں کو چھوڑ کر باقی پولٹری فارمز سوائے کراچی لاہور وغیرہ کے جہاں انڈے بڑی بڑی قیمت پر فروخت ہو جاتے ہیں۔ میرے تجربہ میں مفید ثابت نہیں ہوئے گورنمنٹ پولٹری فارموں میں خرچ وغیرہ کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ وہ پبلک کو سکھلانے اور بتلانے کے لئے ہوتے ہیں۔ دوسرے احباب جو پولٹری فارم کھولنے کا شوق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے عرض ہے کہ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ پولٹری فارم کو اگر باغیچہ کے ساتھ شروع کیا جاوے تو زیادہ مفید ہے۔

دوستوں کو چاہیئے کہ اول انڈوں کی کھپت کا جائزہ لیں۔ پھر اس کے مطابق بکثرت انڈے دینے والی مرغیاں رکھیں اور وہ نسلیں جو مرغی خانہ کے علاقہ کی سختی۔ نرمی کو برداشت کر سکیں۔ میرے خیال میں دیسی مرغیوں کے ساتھ وائیٹ لیگ ہارن روڈ آئی لینڈ ریڈ اور کچھ منارکا میں قوتِ مدافعت زیادہ ہے دیگر بہت سی نسلیں ہیں جو کہ خوبصورت قد آور اور کافی انڈے دینے والی ہیں مگر وہ ہمارے ملک کی آب و ہوا کو کم برداشت کرتی ہیں۔ مثلاً پالی ... بلیک اسٹرلپ وائیٹ سسکس گولڈن بف۔ ارپنگٹن۔ پالسی وغیرہ وغیرہ۔

جن مقامات پر گوشت کی زیادہ مانگ ہو۔ وہاں پر وزنی مرغ پالنے چاہئیں۔ امریکہ میں ایک نسل ہے۔ جس کا دو ماہ کا چوزہ چار پونڈ وزن کا ہو جاتا ہے۔ میں نے ملتان چھاؤنی احسان پولٹری فارم میں ایک مرغ ۷½ سیر پختہ یعنی ۱۵ پونڈ وزن کا دیکھا ہے۔ میں اپنے تجربہ میں کراس بریڈ کو خواہ کسی نسل سے ہو۔ بہتر اور مفید سمجھتا ہوں۔ خرچ کم ہوتا ہے۔ خور و برداشت کی زحمت اٹھانی نہیں پڑتی۔ اور دوسری تیسری نسل میں انڈوں کی تعداد اور گوشت کے وزن میں نمایاں ترقی ہو جاتی ہے۔ کڑک بیٹھنا چھوڑ دیتی ہیں۔ اور بیماری گرمی۔ سردی وغیرہ وغیرہ کا خوب مقابلہ کرتی ہیں۔ اپنے سٹاک کو پرانا نہ ہونے دیں۔ ساتھ ساتھ فروخت کرتے رہنا چاہیئے۔ اس کام کے لئے اردو۔ انگریزی لٹریچر عام اور بکثرت ملتا ہے۔ اس کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے حال ہی میں چند کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ جو کہ مفید ہیں **طبیب مرغی خانہ** مصنفہ خواجہ بدر الاسلام صاحب فرودی پولٹری ایکسپوٹ ممبر انڈین پولٹری کلب مینیجنگ ڈائیرکٹر سٹینڈرڈ پولٹری فارم۔

کتب خانہ دارالبلاغ۔ محمد نگر۔ اقبال روڈ۔ لاہور (طبیب مرغی خانہ) قیمت چار روپے مرغبانی کے متعلق کتابچے۔ ان میں ایک کتابچہ مرغیوں کے امراض اور دوسرا مرغیوں کی غذا کے متعلق ہیں۔ یہ کتابچے اینیمل ہسبنڈری کالج لاہور سنہ ۱۹۶۰ء کے مغربی پاکستان پولٹری شو کے سیکرٹری صاحب سے چار آنے فی کتابچہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز محکمہ پہلی بار مرغبانوں کی ڈائرکٹری بھی شائع کر رہا ہے جانوروں کے علاج معالجہ کیلئے الوالحکمت (کتاب) ملک محمد سعید خانصاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر صاحب اینیمل ہسبنڈری ڈیپارٹمنٹ شیخوپورہ سے دستیاب ہوتی ہے۔ قیمت غالباً دو روپے ہے۔

ربوہ کے احباب نے مرغیوں کے بچے تو بکثرت نکلوائے مگر موسم کا خیال نہ کیا۔ اس لئے اخیر اپریل اور مئی میں نکلے ہوئے بچے اکثر مختلف امراض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئے

(۳) اکثر اعصابی امراض اور چکن پوکس میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ مارچ اور شروع اپریل کے نکلے ہوئے بچے محفوظ ہیں۔ ان کو اب مرض رانی کھیت کا ٹیکہ مورخہ ۲۴ جون ۶۰ء بروز جمعہ علی الصبح مجھ سے لگوا لینا چاہیئے۔ علاوہ مرض رانی کھیت کے اور بھی بکثرت بیماریاں ہیں ان کے علاج مختلف ہیں۔ اکثر پولٹری فارم میں چوزے چھ ماہ بعد ٹیکہ کرتے ہیں۔ احسان پولٹری فارم ملتان چھاؤنی میں دو ہفتے ماہ بعد ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ ٹیکہ محفوظ ... اور خاص توجہ کی ضرورت لازمی ہے

بیرونی ملکوں سے آئے ہوئے سرمایہ پر انکم ٹیکس نہیں لیا جائے گا

غیر ملکی سرمایہ کاروں کو سینٹرل بورڈ آف ریونیو کی یقین دہانی

راولپنڈی ۲۰ جون۔ بیرونی ملکوں کے باشندے مختلف صنعتیں قائم کرنے کے سلسلے میں جو سرمایہ لگائیں گے۔ اس پر کوئی انکم ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ یہ یقین دہانی سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی طرف سے ایک اعلان کے ذریعے کی گئی ہے۔

حکومت کو مطلع کیا گیا تھا کہ دوسرے ملکوں کے کئی باشندے پاکستان میں سرمایہ لگانے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن وہ محض اس خدشہ کے پیش نظر ہچکچا رہے ہیں کہ اگر انہوں نے اپنا سرمایہ پاکستان منتقل کر دیا تو حکومت پاکستان ان سے انکم ٹیکس وصول کرے گی۔ حکومت پاکستان نے اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ایک اعلان میں واضح کر دیا ہے کہ جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ یہ وہ آمدنی ہے جو پاکستان ہی میں پیدا کی گئی ہے یا یہ وہ روپیہ ہے جو پاکستان میں پیدا کیا گیا تھا۔ لیکن انکم ٹیکس ادا کئے بغیر اسے پاکستان سے باہر بھیج دیا گیا تھا اس وقت تمام بنکوں کی وساطت سے پاکستان میں بیرونی باشندوں کی طرف سے لائے گئے سرمائے پر کوئی انکم ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سرمایہ نقدی سامان یا مشینوں کی شکل میں درآمد کیا جا سکتا ہے لیکن جو سرمایہ سامان کی شکل میں لایا جائے اس پر درآمد کنٹرول کے ضابطوں کا اطلاق ہوگا بعض حالتوں میں سرمایہ تھوڑا تھوڑا کر کے لایا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ سرمایہ لانے کے یہ مرحلے کئی سالوں میں طے ہوں۔ ایسے حالات میں سرمایہ لگانے والا پاکستان کا مالک بن جائے گا۔ لیکن وہ انکم ٹیکس کے مفاد کے مطابق عام ساکن نہیں سمجھا جائیگا۔ بہرحال یہ سرمایہ خواہ کئی سال میں تھوڑا تھوڑا کر کے پاکستان میں درآمد ہو۔ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ رہیگا۔ ایسے لوگوں کو سرمایہ درآمد کرنے سے پیشتر سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے نام درخواست بھیج کر ساری صورت حال سے آگاہ کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ کتنا سرمایہ پاکستان لانے کے خواہاں ہیں ساتھ ہی ساری تفصیل بھی بتا دینی چاہیئے کہ سرمایہ کتنی مدت میں درآمد کیا جائے گا۔ وہی درخواستوں پر سنٹرل بورڈ آف ریونیو اور سٹیٹ بنک آف پاکستان کے صرف سینئر افسر غور کریں گے۔ حکومت نے واضح کر دیا ہے کہ اس قسم کے بیانات صیغہ راز میں رکھے جائیں گے اور متعلقہ پارٹی کی تحریری اجازت کے بغیر انہیں کوئی شخص دستیاب نہیں کر سکے گا۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال با اختیار اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ منک اراضی واقع موضع چک نورنگ شاہ تحصیل شورکوٹ۔

غلام شبیر و زمرد حسین۔ غلام عباس پسران حضور بخش و غلام رضا۔ غلام علی۔ محمد حسین پسران جہانیاں۔ عطا حسین شاہ نذر حسین شاہ و عاشق حسین شاہ پسران امیر حسین شاہ اقوام سید سکنہ چک نورنگ شاہ تحصیل شورکوٹ

بنام

لکھو تارام ولد ... درخواست ... اراضی ... کا ⅞ بقدر ۵۴ کنال (۱۸ مرلے) مطابق جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء

مندرجہ بالا میں لکھو تارام فریق دوم غیر مسلم ہے جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۶۰-۷-۲ کو بوقت صبح ۷½ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ بصورت عدم حاضری اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۶۰-۶-۱ میرے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) ...... دستخط حاکم

کمیونسٹوں کے حملہ کی صورت میں جنوبی کوریا کی امداد کی یقین دہانی

جنوبی کوریا کی پارلیمنٹ سے صدر آئزن ہاور کا خطاب۔ صدر جزیرہ ہوائی پہنچ گئے

سیول ۲۱ جون۔ صدر آئزن ہاور نے کل جنوبی کوریا پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ جنوبی کوریا میں جمہوری روایات کا تحفظ پارلیمنٹ کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ پارلیمنٹ اس چیلنج کو قبول کرنے سے احتراز نہیں کرے گی۔ آپ نے جنوبی کوریا کے عوام کو یقین دلایا کہ اگر کمیونسٹوں نے ان پر دوبارہ حملہ کیا تو امریکہ ان کی حفاظت کے لئے کسی اقدام سے دریغ نہیں کرے گا۔

صدر آئزن ہاور نے کہا گزشتہ چند ماہ کے واقعات واضح کر رہے ہیں۔ کہ جنوبی کوریا کے عوام شہری حقوق اور آزاد قوم کی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہیں اور وہ کمیونسٹوں کے جارحانہ اقدام کے خطرے کے باوجود اپنی بہبود کی طرف ذمہ داری کے ساتھ توجہ مبذول کر رہے ہیں

اس سے پیشتر صدر آئزن ہاور نے جنوبی کوریا کے امریکیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ جب تک میں صدر ہوں میں عالمی امن کے لئے پوری طرح کوشاں رہوں گا۔ آپ نے ان سولہ ملکوں کے فوجیوں کے اقدامات کو سراہا جنہوں نے اقوام متحدہ کے پرچم کے تحت کوریا میں کمیونسٹ حملہ آوروں کا مقابلہ کیا تھا۔

کل صبح صدر آئزن ہاور جب سفارت امریکہ کی طرف جانے لگے۔ تو راستہ میں لاکھوں افراد نے تالیاں بجا بجا کر ان کا خیر مقدم کیا۔

سیول سے صدر آئزن ہاور کے روانہ ہو جانے کے بعد جنوبی کوریا کے دارالحکومت میں صدر آئزن ہاور اور جنوبی کوریا کے قائم مقام صدر مسٹر ہوچنگ کا جو مشترک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں امریکہ کی طرف سے پھر یہ یقین دلایا گیا ہے کہ وہ جنوبی کوریا کی مسلسل حمایت کرتا رہے گا اور اس نے جنوبی کوریا کی آزادی کی حفاظت کا جو وعدہ کر رکھا ہے وہ بدستور اس پر قائم رہے گا۔ اعلان میں دونوں لیڈروں نے اقوام متحدہ کے منشور پر عمل پیرا رہنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔

اعلان میں امریکہ کی طرف سے یہ عہد بھی کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ کی طرف سے جنوبی کوریا کو جو اقتصادی امداد دی جا رہی ہے اسے جاری رکھا جائے گا۔ اعلان میں دونوں لیڈروں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ جنوبی کوریا کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

الجزائری وفد پیرس بھیجنے کا فیصلہ

بقیہ صفحہ اوّل

آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل جناب عبدالخالق حسونہ نے بھی امید ظاہر کی ہے کہ اس بات چیت کا نتیجہ الجزائر کی آزادی کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ جناب فرحت عباس نے ایک بیان میں اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ وہ حکومت فرانس کو اپنے موقف کی صداقت کا یقین دلا دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا تاہم اس عرصہ میں ہم حصول آزادی کی جدوجہد برابر جاری رکھیں گے۔ کیونکہ ابھی بہت سے معاملوں کی وضاحت باقی ہے۔ انہوں نے کہا یہ بات امید افزا ہے کہ اب فرانس میں جمہوری طاقتیں روز بروز مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیار اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نک الرحمن موضع فرید محمود کا کھٹیہ تحصیل شورکوٹ

جلال ولد ساوا۔ مسماۃ بلیمن دختر امیر قوم ہجرہ سکنہ فرید محمود کا کھٹیہ　　بنام

پریم چند۔ رام رنگ پسران بدھو رام۔ نرائن داس ولد منا رام غیر مسلم حال بھارت

درخواست نک الرحمن کھاتہ ۱۸۴/۸۴ کا ۱/۴۸ حصہ بقدر ۱۰۶ کنال ۷ مرلہ مطابق جمعبندی ۵۶-۱۹۵۵ء۔

مندرجہ بالا میں پریم چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مؤرخہ ۸/۷/۶۰ صبح ۷ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ کی جائے۔

آج مؤرخہ ۱۵/۶/۶۰ بر ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ......　　مہر عدالت